فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون○
اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو!

الافاضات السنیہ

الملقب بہ

فتاویٰ مہریہ

یعنی

مجموعہ فتاوٰے حضرت قبلہ عالم علامۂ زمان خواجہ سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح وترتیب

مولانا فیض احمد صاحب فیض، جامعہ غوثیہ، گولڑا شریف

بایماء

حضرت سید پیر غلام محی الدین شاہ صاحب قدس سرہٗ

باہتمام

جناب سیدنا پیر غلام معین الدین شاہ صاحب و سیدنا شاہ عبدالحق شاہ صاحب مدظلہما العالی

تعارف

(از مولٰنا مولوی فیض احمد صاحب صدر مدرّس جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰہ ملھم الحق و الصواب والصلٰوۃ و السلام علیٰ افضل من اوتی الحکمۃ و فصل الخطاب و علی الذین معہ من الاٰل والاصحاب و علی من تبعھم الی یوم الحساب۔ امّا بعد واضح ہو کہ عالمِ ربّانی عارفِ لاثانی رہبرِ شریعت ہادیِ طریقت قبلۂ عالم حضرت سیّدنا و مولانا پیر **مہر علی شاہ** الحسنی الگیلانی قدس سرّہٗ قُدرت کے اُن عدیم المثال شاہکاروں میں سے تھے جو حُسنِ معنوی اَور اخلاقِ ربّانی کا ایک نادر مجموعہ ہوتے ہیں۔ جن کی نگاہِ بصیرت باریک سے باریک حقیقت کو دیکھتی ہے، جن کی نظرِ اعتبار کے سامنے حیاتِ انسانی کے تمام نقوش خواہ وُہ اجتماعی ہوں یا انفرادی، پُوری وضاحت کے ساتھ نمایاں رہتے ہیں اَور جن کے قلوب انوارِ سُبحانیہ کے معدن اَور اسرارِ ربّانیہ کے مخزن ہوتے ہیں۔ وُہ ایک جانب اپنا تعلق محبُوبِ حقیقی سے اُستوار رکھتے ہیں اَور دُوسری جانب بنی نوعِ انسانی کی ہدایت و رہنمائی کے لیے ہر میدان میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ ان کا وُجود اسلام اَور بانیِٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے غیر فانی کمالات کا نمُونہ اَور اُن کا خُلق اخلاقِ خُداوندی کا آئینہ ہوتا ہے۔ آں جناب کو اللہ تعالیٰ نے علُومِ ظاہرہ اَور باطنہ سے اتنا وافر حصّہ عطا فرمایا تھا کہ بلا ریب کمالاتِ علمیہ میں بابِ مدینۃ العلم اِمام المشارق والمغارب سیّدنا و مولٰنا حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا مظہرِ اتم نظر آتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ جس مضمون پر بھی لب کُشائی فرماتے، دلائل و براہین اَور تحقیقات و تدقیقات کا وُہ حیرت انگیز نقشہ سامنے آتا کہ بڑے سے بڑے مدعیانِ علم و حکمت بھی سُن کر دم بخود رہ جاتے۔ تمام علُومِ شرعیہ اَور فنُونِ رسمیہ کی تعلیم و تلقین میں آپ کو وُہ یدِ طُولٰے حاصل تھا کہ مُستفیدین جو بذاتہٖ اکابر اہلِ علم و بصیرت ہوتے تھے۔ یُوں محسُوس کرتے تھے کہ گویا خود مصنّف کتاب کی تشریح کر رہا ہے۔

خاتم المکاشفین حضرت شیخ محی الدّین ابنِ عربی قدس سرّہٗ کی تصنیفات پر آنجناب کو کامل عبُور حاصل تھا۔ فتوحاتِ مکّیہ اَور فصُوص الحکم جیسی ادق کتابوں کو پڑھانا آپ کے معمُولاتِ درسیہ سے تھا۔ مثنویِ حضرتِ عارفِ رُومی رحمۃُ اللہ علیہ میں وُہ مہارت تھی کہ بعض اَوقات ایک شعر کی تشریح بیان کرنے میں کئی دِن گُذر جاتے۔ سلسلہ صابریہ کے مشہُور شیخ حضرت حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکّی رحمہ اللہ جن کے مثنوی شریف پر حواشی شہرہ آفاق ہیں اَور جو مثنوی شریف کا درس دینے میں اپنے وقت میں بے نظیر سمجھے جاتے تھے۔ اُنھوں نے جب مکّہ شریف میں حضرت قبلۂ عالمؒ سے مثنوی شریف کے ایک شعر کی تشریح سُنی تو محوِ حیرت ہو گئے اَور فرطِ مسرّت سے اپنا سلسلہ صابریہ ہدیۃً پیش فرمایا۔

اثنائے تدریس اَور مجالسِ علمیہ میں آنجنابؒ کے بیان کردہ نکات اَور مضامین کا ضبط پُورے طور پر نہ ہو سکا اَور نہ ہو سکتا تھا۔ کیونکہ علُومِ لدُنّیہ کا بحرِ موّاج اِحاطۂ تحریر میں محدُود نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کے خلفِ رشید حضرت سیّدنا پیر غلام محی الدّین قدس سرّہٗ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ خانقاہِ عالیہ قدوۃ العارفین شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ فریدُ الحق والدّینؒ کے سجّادہ نشین حضرت

۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم پر لفظِ بشر کے اطلاق اور آپؐ کے حاضر و ناظر ہونے کے متعلق استفسار کا جواب

مُلتان سے دربارِ پیرانِ پِیرؒ کے مشہور بزرگ اور سجّادہ نشین حضرت مخدُوم صدرالدّین شاہ صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضُور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی ذاتِ پاک پر لفظِ بشر کے اطلاق اور آپؐ کے حاضر و ناظر ہونے کے متعلق بعض عُلمائے وقت کے باہم اختلاف پر حضرت قبلۂ عالم قدس سِرّہٗ کا مسلک دریافت کیا تو جواب میں مندرجہ ذیل مکتُوب ارسال فرمایا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حامدً او مصلیًا۔ از نیازمندِ اہل اللہ المدعو بمہر علی شاہ السیّد المکرّم جناب مخدُوم صدرُالدّین شاہ صاحب مُلتانی

حفظہ اللہ تعالیٰ دامت عنایتہٗ

وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ۔ امّا بعد عنایت نامہ مشتمل بر تنازع عُلمائے کرام دربارۂ جوازِ اطلاقِ بشر بر آنحضرت علیہ الصّلوٰۃ وعدمِ آں وحاضر ناظر بُودنِ حضرتِ سیّد البشرؐ و انتفائے آں مُلاحظہ سے گزرا۔

میں اِس قابل نہیں ہُوں کہ اہلِ علم و فضل کے مابین محاکمہ و مداخلت کرُوں۔ مگر امتثالاً للامر السامی ماحضر عرض کرنے پر مجبُور ہُوں۔

مخدُوما! اِس میں شک نہیں کہ اہلِ ایمان کے لیے ذکرِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم بطریقِ تکریم و تعظیم واجب اور ضرُوری ہے۔ اَب دیکھنا یہ ہے کہ لفظِ بشر کے معنی میں بحسبِ لُغتِ عربیہ عظمت و کمال پایا جاتا ہے یا حقارت میری ناقص رائے میں لفظ بشر مفہُوماً و مصداقاً متضمن بہ کمال ہے۔ مگر چُونکہ اِس کمال تک ہر کس و ناکس سوائے اہلِ تحقیق و عرفان کے رسائی نہیں رکھتا لہٰذا اطلاقِ لفظِ بشر میں خواص بلکہ اخص الخواص کا حکم عوام سے علیحدہ ہے۔ خواص کے لیے جائز اور عوام کے لیے بغیر زیادت لفظ دال بر تعظیم ناجائز۔

توضیح۔ آدم علیٰ نبیّنا وعلیہ السّلام کو بشر کس واسطے کہا گیا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ آدم علیٰ نبیّنا وعلیہ السّلام کو شرفِ مباشرت بالیدین عطا فرمایا گیا ہے (مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ[1]) چُونکہ ملائکہ اِس کمالِ آدمؑ سے بے خبر تھے۔ ایسا ہی ابلیس بھی فقالوا ما قالوا۔ فرق اِتنا ہے کہ ملائکہ جتلانے کے بعد سمجھ گئے اور مُعترف بالقصُور ہُوئے۔ قَالُوْا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا[2] اور ابلیس کو علاوہ قصُورِ جہل کے غرُور بھی تھا۔ لہٰذا اَبٰی وَاسْتَكْبَرَ[3] الخ ھٰکذا قال الشیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر بما لہ وما علیہ فی جواب سوال حکیم الترمذی۔

۲۔ بشر ہی کو کمالِ استجلا کے لیے مظہر بنایا گیا ہے۔ اور ملائکہ بوجہِ نقص مظہریّت اِس کمال سے محرُوم ٹھہرے اور مظاہر اور مرایا کمالاتِ اِستجلائیہ سے از گروہِ انبیا علیہمُ السّلام سیّدنا ابوالقاسم آنحضرتؐ اصالتہً و از جماعتِ اولیائے کرام وارثِ مصرع وَاِنِّیْ عَلٰی قَدَمِ النَّبِیْ بَدْرِ الْکَمَالِ[4] سیّدنا عبدالقادر و امثالہٗ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وراثتہً مظہرِ اکمل و اتم لاسمہ الاعظم

---

[1] آیت۔ فرمانِ الٰہی ابلیس کو: کس چیز نے تجھے اِس (آدمؑ) کو سجدہ کرنے سے منع کیا جسے مَیں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔

[2] فرشتوں نے کہا تُو پاک ہے ہمیں تو صِرف اُتنا علم ہے جتنا تُو نے دے رکھا ہے۔

[3] شیطان نے انکار کیا اور تکبّر اختیار کیا [4] اور میں نبیؐ بدر الکمال کے قدم شریف پر ہُوں (قصیدہ غوثیہ)

ٹھہرے بشرہی کے لیے تنزلِ اخیر ہونے کے باعث اس قدر اہتمام ہوا کہ ہیئت اجتماعیہ و ترکیبات اسمائیہ و اتصالات و اوضاع انی خمرت طینۃ آدم سے لے کر تا ظہورِ جسدِ عنصری صلی اللہ علیہ وسلم و اتباعہ من الکمل کو متوجہ کیا گیا ہے اور خدام بنائے گئے تاکہ "مَنْ[1] رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ" کا آئینہ وچہرہ علیٰ وجہ الکمال اور پورا حق نما ہو قصہ مختصر بشرہی ہے کہ جس کو ؎

گر خواہی خدا ببینی در چہرۂ من بنگر
من آئینۂ اویم او نیست جدا از من

ہونے اور کہنے کا استحقاق حاصل ہے۔ اس تقریر سے ثابت ہوا کہ عارف کا بشر کہنا از قبیلِ ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالاسماء المعظمہ ہوا۔ بخلاف غیر عارف کے کہ اس کے لیے بغیر انضمام کلماتِ تعظیم صرف لفظ بشر ذکر کرنا جائز نہیں ہے چنانچہ آیت کریمہ میں بشر کے بعد یُوْحٰی[2] اِلَیَّ اور تشہد میں عبدہٗ کے بعد رسولہٗ۔ اور کلام اہلِ عرفان میں ہے ؎

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ[3] وَاَنَّهٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰهِ کُلِّهِمِ (قصیدہ بردہ)

میرے خیال میں فریقین از علمائے کرام متنازعین اہلِ سنت والجماعت سے ہیں اور ذکر آنحضرت کو بالاسماء المعظمہ واجب اور ضروری اعتقاد کرتے ہیں۔ لہٰذا ان سے ہرگز ہرگز متصور نہیں کہ معاذ اللہ فرقۂ ضالہ نجدیہ وہابیہ کی طرح صرف بشر کا اطلاق جائز کہیں۔ البتہ ان کا خیال ہے کہ بقصدِ تحقیر لفظِ بشر کا استعمال ناجائز اور بغیر اس کے جائز۔ مگر میری رائے وہی ہے جو اوپر بیان کر چکا ہوں کہ صرف لفظ بشر کا اطلاق بغیر انضمام کلماتِ تعظیم نہ چاہیئے کہ بوجہ شیوعِ عرف و قصدِ فرقۂ ضالہ صرف بشر کہنے میں ایہام امر ناجائز کا ہے۔

۳۔ رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بجسدہ العنصری ہر مکان و ہر زمان میں حاضر ناظر ہونا۔ تو یہ امر مختلف فیہ ہے۔ فَقَائِلٌ وَّمُنْکِرٌ وَلِکُلٍّ وِّجْهَةٌ۔ میرے خیال میں ظہور و سریانِ حقیقتِ احمدیہ ہر عالم و ہر مرتبہ اور ہر ذرہ ذرہ میں عند المحققین من الصوفیہ ثابت ہے۔ اس کو حقیقت الحقائق کہتے اور لکھتے ہیں۔ فَهُوَ نُوْرُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اولاً جو بصورتِ معنویہ قلب تقی نقی اور جسدِ شریفِ عنصری کے ظاہر ہوا۔ ظہورِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بصورتِ مثالیہ شریفہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہر مکان و ہر زمان میں احادیثِ صحیحہ میں ثابت ہے جس کا اقرار واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار اور اس کا انکار آپ کا انکار مانا گیا ہے۔ کما فی حدیث[4] البخاری فی کتاب الایمان۔ اہلِ تجربہ کو ظہور کذائی مثالی کا کرّاتاً مرّاتاً اتفاق ہوتا رہتا ہے۔ البتہ ظہورِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بجسدہ العنصری العینی کا پتہ بعض اہلِ مشاہدہ کے ہاں سے ملتا ہے۔ اور بلحاظِ واقعۂ معراج شریف و خصائص و لوازمِ مختصہ جسدِ شریف علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے مستبعد[5] بھی نہیں۔ ھٰذا ما عندی والعلم عند اللہ۔

---

[1] جس نے میرا دیدار کیا اُس نے خدائے تعالیٰ کا دیدار کیا۔ (الحدیث)
[2] میری طرف وحی کی جاتی ہے (قرآن) [3] ہمارا نہایت علم یہ ہے کہ بے شک حضورؐ بشر ہیں اور بے شک اللہ کی تمام مخلوق سے بہتر ہیں
[4] اِس سے مُراد وُہ حدیث ہے جو نکیرین کے سوال کے متعلق وارد ہُوئی ہے کہ ہر میّت سے سوال کرتے ہیں ماکنت تقول فی ھذا الرجل لمحمدؐ تم اِس شخص یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیا کہتے تھے۔ [5] بعید